فتویٰ نمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دار الافتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ میں کہ

میری رہائش پنیل پاڑہ جہانگیر روڈ میں ہے اور میں اپنے گھر سے ٹھٹھہ یا حیدرآباد تک دو یوم کے لئے سفر کا ارادہ کرتا ہوں، احکامات سفر خصوصاً نماز کے متعلق رہنمائی فرمائیں کہ سفر کے احکام کہاں سے لاگو ہوں گے؟ آیا گھر سے یا ضلع سے یا شہر کی حدود سے؟

نیز میرے گھر سے ٹھٹھہ ۷۸ کلو میٹر سے زائد کی مسافت پر ہے جبکہ نول پاڑہ سے ٹھٹھہ ۶۵ کلو میٹر ہے، اگر میں ٹھٹھہ جاؤں گا تو نماز قصر کروں گا یا اتمام؟

ازروئے شریعت رہنمائی فرمائیں۔

سائل: عبداللہ

جہانگیر روڈ

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ شرعی مسافت سفر جس کی مقدار ساڑھے ستاسی کلو میٹر یا اس سے زائد ہے اس کا شمار اپنے اس مکان و مقام سے ہوتا ہے جہاں سے وہ سفر کا آغاز کرتا ہے، شہر کی حدود سے نکلنے کے بعد نہیں ہوتا بشرطیکہ منزل مقصود آبادی سے باہر ہو البتہ قصر اور رخصت کی ابتداء آبادی سے باہر نکلنے کے بعد ہوتی ہے۔

مذکورہ تفصیل کی رو سے صورت مسئولہ میں سائل کے گھر سے سائل کی منزل مقصود ٹھٹھہ ۷۸ کلو میٹر سے زائد کی مسافت پر ہے جبکہ نول پاڑہ سے ٹھٹھہ تقریباً ۶۵ کلو میٹر کی مسافت پر ہے تو ایسی صورت میں مسافت شرعی کی ابتداء سائل کے گھر سے ہوگی اور سائل ٹھٹھہ میں مسافر ہوگا اور کراچی کی آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرے گا۔

بدائع الصنائع میں ہے:

وأما بيان ما يصير به المقيم مسافرا: فالذي يصير المقيم به مسافرا بية مدة السفر والخروج من عمران المصر فلا بد من اعتبار ثلاثة أشياء: أحدها: مدة السفر وأقلها

Scanned by CamScanner

غير مقدر عند أصحاب الظواهر، وعند عامة العلماء مقدر، واختلفوا في التقدير قال أصحابنا: مسير ثلاثة أيام سير الإبل ومشي الأقدام وهو المذكور في ظاهر الروايات.

وروي عن أبي يوسف يومان وأكثر الثالث، وكذا روى الحسن عن أبي حنيفة وابن سماعة عن محمد ومن مشايخنا من قدره بخمسة عشر فرسخا وجعل لكل يوم خمس فراسخ، ومنهم من قدره بثلاث مراحل.(فصل بيان ما يصير به المقيم مسافرا ۱/۹۳)

فتاوی شامی میں ہے:

من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر. وفي الحاوية: إن كان بين الفناء والمصر أقل من غلوة وليس بينهما مزرعة يشترط مجاوزته وإلا فلا (قاصدا) ولو كافرا، ومن طاف الدنيا بلا قصد لم يقصر (مسيرة ثلاثة أيام ولياليها) من أقصر أيام السنة ولا يشترط سفر كل يوم إلى الليل بل إلى الزوال ولا اعتبار بالفراسخ على المذهب (بالسير الوسط مع الاستراحات المعتادة) حتى لو أسرع فوصل في يومين قصر؛ ولو لموضع طريقان أحدهما مدة السفر والآخر أقل قصر في الأول لا الثاني (صلى الفرض الرباعي ركعتين وحولا(۲،۱۲۲، باب صلاة المسافر،سعيد)

فتاوی ہندیہ میں ہے:

قال محمد - رحمه الله تعالى - يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر، كذا في المحيط وفي العيابية هو المختار وعليه الفتوى، كذا في التارخانية الصحيح ما ذكر أنه يعتبر مجاوزة عمران المصر لا غير إلا إذا كان ثمة قرية أو قرى متصلة بربض المصر فحينئذ تعتبر مجاوزة القرى بخلاف القرية التي تكون متصلة بفناء المصر فإنه يقصر الصلاة وإن لم يجاوز تلك القرية، كذا في المحيط. (الباب الخامس فی صلاة المسافر،۱،۱۳۹،دار الفكر)

Scanned by CamScanner

الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ میں ہے:

قال في " الهداية ": وليس من شرط الوجوب على أهل مكة ومن حولها الرحلة لأنه لا تلحقهم مشقة والله في الأداء، فأشبه السعي إلى الجمعة " هو: من بينه وبين مكة ثلاثة أيام فصاعدا، أما ما دونه فلا، إذا كان قادرا على المشي " يعني مسافة القصر في السفر. وتقدر ب (٨١) كيلو متر تقريبا.

أما عند الشافعية والحنابلة فهو من كان بينه وبين مكة مرحلتان، وهي مسافة القصر عندهم. وتقدر عندهم بنحو المسافة السابقة۔(ج:۱۷،ص:۲۹،ط:الوزارۃ)

کفایت المفتی میں ہے:

جہاں کو وہ ترجیحاً قیام رہتا ہے وہاں سے سفر کا اعتبار ہوگا۔(۳/۲۷۶،دار الاشاعت)

فقط واللہ اعلم

کتبہ

احمد الرحمٰن

دار الافتاء

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

۲۵/۳/۱۴۳۹ھ

۱۶/۱۲/۲۰۱۷ء

الجواب صحیح

محمد داؤد

۲۷/۳/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح

محمد شفیق عارف

۳۰/۳/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح

محمد انعام الحق

۲۹/۳/۱۴۳۹ھ

Scanned by CamScanner